

درین باب گماشته در آمد و صورتی و معنوی کوشند انشاء الله تعالی رفته
 با جمیع تر یافته کشمیر و البته بعلت اینکه هر دو مکان طیب مرکز دایره قطب
 جنوبی و شمالی است و جهت جامع بلد طیبه و رشت خفون در آب
 چشمه جباله را پنا نچه ایشان در آنجا آب بر فتن نوش جان میفرمایند نوشیده
 زبان را بزلال شکر و شامه حقیقی و مجازی دارد.

صفحه ۳۲۶

ملک محمود و پیارو

بفضائل صورتی از علم عربیت و تفسیر و حدیث و جزئیات نظم و نثر فارسی
 و کمالات معنوی از صلاح و تقوی و ذوق و عنایت از سه است اصل
 از ملوک و یار بگراست پدر بزرگوار او ملک بیار و نام دارد از نهایت نعمت
 و بلاغت و انش و خدانت و در مجالس شبت آیین بشرین همزبانی غلیظه احما
 معزز و میایی بوده آنحضرت را از خود راضی ساخته از کمال ربوبیتی که بخدا
 اهل حق و است چند گاهی حساب الحکم با مر جلیل تولیت روضه متبر که حضرت
 قطب الاولیاء را انوار صلیمن خواجه معین الدین سنجری چشتی قدس الله سره
 موفق ما مورد منسوب بود.

کتاب تنزک جہانگیری

فلاصلہ اس کتاب کا یہ ہے کہ جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب نہایت اعتقاد رکھتے تھے۔ شاہزادہ دانیال کاشیخ دانیال مجاور خواجہ صاحب کے گہر پیدا ہونے کی تصدیق لکھی ہے۔ اور جہانگیر اور شاہ تین برس جمیر میں رہے۔ سوائے خادم صاحبان درگاہ اور خادم صاحبان درگاہ کو نذر نیاز دینے کے دیوان یا اولاد کا کچھ ذکر اور بیہوشی نے نہیں لکھا حالانکہ بیہوشی چوتھی پاتون کا ذکر اپنے آپ سے بادشاہ نے تحریر فرمایا ہے۔ ممکن نہیں ہے کہ بادشاہ کے نزدیک اولاد ثابت نہ جاتی اور اولاد کا ذکر نہیں لکھتے۔ اور تین برس بادشاہ کی اجیر میں رہنے کی مدت بھی کم نہیں ہے۔

ترجمہ اردو کتاب تنزک جہانگیری مطبوعہ مطبع نظامی کراچی ۱۹۸۸ء
صفحہ ۶

اکبر بادشاہ کو بیستہ ہزار سات مین عاملوں کی غرضوں سے معلوم ہوا کہ فتح ملک وکن بے جا ہے۔ دیوان بہ نہ حاصل ہوگی ہوا سٹے نیک ساعت میں خود شہرت متوجہ ہو کر صوبہ جمیر کو نظر کرتے جہانگیر کی جاگیر میں دیا اور راجہ ماننگہ اور شاہ قلی محرم اور چند بڑے امیر ذکوہم کا بیٹہ ہوا کے کر کے واسطے تہنہ رانگ کے اور دیپور کی طرف روانہ کیا اور غرض بادشاہ اکبر کی ہمراہ نہ لیا میں شہزادے کے یہم تھی کہ جو سفر دور و دراز پیش از سلطنت شہزادے و لیچمد سے عالی تر ہے اور سادراتا ہی لشکر شہزادے سے منع ہو جاوے اور راجہ ماننگہ کو ہمراہ شہزادہ کے رخصت کیا۔

صفحہ ۲۵

چہار شنبہ کی رات دس مین تاریخ جادی الاول کی سن نوسو اناسی مین ایک اور لڑکا پیدا ہوا ہنگام نام دانیال کہا چونکہ ولادت اسکی جمیر میں ہی گہرا ایک مجاور خواجہ بزگوار کے ہوتی تھی اور نام اس مجاور کا شیخ دانیال تھا اس نسبت اس شہزادہ کا نام دانیال رکھا۔

صفحہ ۲۶

ابوصالح وراخلاق میری باپ کے بیان میں نہیں آسکتے اگر کتاب میں انکے حالات اور اخلاق کی بنا ہی
 جان تو ہی بلاشبہ قطع نظر علاقہ فرزند کے اور پدری ہزار سے ایک بیان ہو سکیگا باوجود اس
 اور مال اور سامان جاہ و حشمت کے کہی عاجزی اور نیاز مندی میں اللہ تعالیٰ کے آگے قصوں کیا اور پیشانی
 مخلوق کے جانتے رہے اور کہی یا وہی سے غافل ہوئے ہر دین اور مذہب کے لوگ انکے سائے عنایت میں
 پرورش پلتے تھے بچکان اور ولایتوں کے کہ شیعہ سوا ایران اور ہندوستان و توران کے
 نہیں آرام پاتا جیسے رحمت الہی عالم اور رب کے شامل ہے کہ ہر گروہ اور مذہب میں اللہ اس سے فرشتے
 ہے ہی طرح سائے الہی کو چاہیے کہ پر تو ذات رکھتا ہو یہی ہے مالک عمر و زمین کہ ہر طرف دنیا کو
 سے لات ہے مختلف دین والے اور پہلے عقیدے والے رہتے ہیں کوئی کسی سے تو نہیں نہیں کرتا سنی
 شیعہ ایک مسیحی اور فرنگی اور یہودی ایک کلیسہ میں بناوت الہی بجا ماننے میں طریق اپنے عمل
 کا مقرر فرمایا تھا اور ہر قوم و مذہب کے نیک و راجے لوگوں سے صحبت اور مجلس فرماتے تھے اور ان
 پر کسب القہات اور عنایت کرتے تھے اکثر ہوتا کہ راتوں کو بیدار رہتے اور دن کو کم سوچنا
 آٹھ پہر میں عادت خواب کی ڈیڑھ پہر سے زیادہ نہ تھی اور رات کے جاگنے کو حاصل عمر کا جانتے
 شجاعت اور ولایتی طبیعت اور جہیز تھی کہ ست و سرکش تھیوں پر سوار ہوتے اور بعضی فرنگی
 اہمیتوں کو کہ اپنی مادہ کو ہی پاس نہ آتے تھے اور فیلیان اور اپنی مادہ کو مار ڈالتے تھے
 اپنا مسلح اور زمان بروا کر لیتے اور جو ماتی فیلیان کو مار کر چھوٹ کر بھاگتا تو حسین اہ میں کہ وہ اتنا
 میری والدین اور یا دوست پہنچ کر اللہ تعالیٰ کی عنایت پر تکیہ فرما کر اسپر سوار ہوتا اور پھر سوار ہونے
 اسکو مطیع کر لیتے کہی باریہ حال دیکھا۔

صفحہ ۹۸

منجھون اور اختر شاسون آج کی رات نیکاعت واسطے جانے اجیر کے اختیار کی تھی دو گہری
 رات گئے دو شنبہ دوسری شعبان کو مطلق شہر یور کے ساتھ فیروز کی اور اقبال کے بارادہ اجیر
 دار الخلافہ اگرہ سے باہر آیا اور اس عنایت میں دو چیزیں منظور خاطر تھیں اول زیارت روضہ
 منورہ خواجہ حضرت میں الدین چشتی کہ برکتوں روح آنگی سے کشا شین عظیم اس دوران انکا
 پہنچی ہیں اور بعد جلوس کے زیارت مرقہ بزرگوار کی میسر نہیں ہوئی تھی *

صفحہ ۱۰۰

روز و شب پانچویں شوال مطابق چھتویں آبان کو ساعت داخل ہوا جمیر کی قرپائی تھی صبح کو متوجہ ہوا جب قلعہ و عمارت روضہ حضرت خواجہ بزرگوار طاہر پوری ایک کوس پیادہ چلا اور پھر دو چار شاہ راہ پر معتدیان مقرر ہوئے کہ ساکین کو زور دیتے ہوئے چلین چار گھنٹہ تک جڑت داخل شہر آبادی ہوئے پانچویں ساعت کو شرف زیارت روضہ متبرکہ کی نصیب ہوئی بعد ازاں بطرف دولتخانہ پائیون متوجہ ہوا اور دوسرے دن حکم دیا کہ تمام خاوم شرف روضہ غیر خرد و بزرگ شہری اور گذر نظر سے گذر کر ہو و عطیات و بخشش مبنیات ہوئے ساتویں اور کو بقصد سیر و شکار تالاب بہر کہ میں بہنو و کاشت متوجہ ہوئے بعد شکار مرغابی وغیرہ کے اجیر کو آیا۔

صفحہ ۱۰۰

اور لکھا گیا کہ مقصد اصلی اس قصد سے ہے زیارت حضرت خواجہ صاحب کے انجام ہم راہ مقہور کا تھا اسلئے دل میں آیا کہ بیان شہر دن اور فرزند با با خورم کو شرف روانہ کردن +

صفحہ ۱۰۰

اور ایک دیگر کلان کیرا با دست ظاہر کر اگر روضہ متبرکہ خواجہ صاحب میں لا کر چھوڑ والی اور علماء واسطے ساکین اور فقراء کے کھلو اگر نادر وغیرہ دیکر خصت کیا اور پانچ ہزار آدمی اس ایک سے شکم پر ہوئے +

صفحہ ۱۰۱

اسلام خان حاکم بنگالہ نے اندون میں ساتھ منصب شش ہزاری ذات اور سوار کے سر فرازی پائی اور ساتھ مکرم خان سپہ سالار خان کے علم مرحمت ہوا۔ دسویں محرم کو جمیر شکار کھیلتا باہر گیا اور بیس دن میں لوٹ کر داخل شہر ہوا +

صفحہ ۱۰۱

نویں صفر کو بعد نصف شب کے چوبیسے آفتاب نے برج حمل میں کہ خانہ شرف اسکا ہے نقل کیا اسکی پیر کو کہ غرہ ماہ فیروز ہی تھا مجلس فیروز ہی کہ خط واپذیرا جمیر میں آراستہ ہوئی +

صفحہ ۱۰۴

اور شبہ چہنبنہ کو کہ غرہ خور واد تھا یعنی واسطے شکار شیر کے پہاڑ کی طرف توجہ کی اور جو کہ
دو شیر بندوق سے مارے اور وہیں سنا کہ نقیب خان راہی ملک بقاءہ و خان مذکور قوم سا
قرین سے ہے اور اسکے وال میر غب اللطیف کی قبر اجیر میں ہے بارہ دن میں بیماری سے
سے وفات کی یہاں فرانسکی بیوی کے اندر روضہ متبرکہ حضرت خواجہ بزرگوار کے دفن کیا ہے

صفحہ ۱۰۵

قریب شہر اجیر کے ایک درہ عمدہ ہے اس میں چشمہ شیرین ظاہر ہوا کہ اجیر کے سب پانیوں سے
بہتر اور عمدہ ہے یہ درہ او چشمہ دونوں ساتھ نام حافظ جمال سے مشہور میں جس میں دان کی تو حکم کیا
مکان لایق اسجگہ کے بناوین ایک سال میں وہ عمارت ایسی عمدہ بنی کہ لوگ اور جاہ و ایسی عمارت
بیان نہیں کرتے معماروں نے ایک بڑا حوض وہاں بنایا اور اس پانی کو فوارے سے نوسخت
والا فوارہ بارہ گز اٹھتا ہے اور وہ حوض پہل در چیل گز ہے اور ایک حوض کے کنارے ایک والا
میں رہتے اس طرح اسکے اوپر درجہ میں عمدہ مکانات بنائے میں مینے اپنے نام کی نسبت سنگا
چشمہ نور کہا اس چشمہ میں نقطہ میں عیب ہے کہ در میان شہر یا پر شاہ راہ نہیں اکثر جمہور
اور جمعہ کھوین رہتا ہوں جب مرضی میرے شاعر دن نے اسکی تاریخ کہی سے پالی گیا
زرگربیشی نے اس عمدہ مصرع میں خوب تاریخ نکالی ہے مصرعہ محل شاہ نور الدین جہانگیر
مینے حکم کیا کہ اسکو لوح سنگی پر لکھ کر اسکے اوپر لگاویں

صفحہ ۱۰۶

آخر اس ماہ میں باہر اجیر کے شکار میں مشغول تھا

غرض کہ میں تیسری ہفتد یار کو شکار سے لوٹ کر اجیر شریف میں آیا ان سولہ دنوں کے شکار میں
ایک شیرنی معین بچوں کے اور تیرہ نیل گاؤں شکار ہوئی تھی فرزند نامدار سلطان خورم و نون تار
مذکور کے قریب اجیر شریف سے موضع دیورانی میں اگر مقام گزین ہوئے مینے سب امیر دان
حکم دیا کہ استقلال کو جاوین ہر ایک حسب طاقت شکار گزرائی اور یکشنبہ کو گیارہویں
تاریخ شاہزادہ بلند اقبال میری ملازمت سے مشرف ہوا اور اسکے دوسرے دن شاہزادہ

نے لشکر بھرا ہی اپنا خوب سامان سے آراستہ کر کر اجمیر میں آیا اور داخل و تھانہ خاص میں ہوا اور بعد دوپہر کے میری ملازمت حاصل کی بعد تعلیم اور کونٹیش کے ایک ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطریق نذر اور ہزار اشرفی اور دو ہزار روپیہ بطریق تصدق پیش کیے میں نے اس نوعیت کا کو قریب ہنگامہ کر لیا اور پیشانی پر بوسہ دیکر عنایت شاہی سے مخصوص کیا۔

صفحہ ۱۰۹

بعد انہیں دنوں اطراف چشمہ نور میں ایک شکار ہوا۔

صفحہ ۱۱۵

اور شب یکشنبہ کو کہ عرس خواجہ بزرگوار کا تھا اس واسطے میں روضہ مبارک میں اگر نصف شب تک باصوفیوں کو وہاں حال آیا میں نے فقرا و رفاہیوں کو اپنے ہاتھ سے چہ روپیہ نقد اور سوکرتے تقسیم کئے اور ستر تیسچ مرادید و مرجان و کھرباکی فقرا کو دین +

صفحہ ۱۲۳

اور انہیں دنوں اسٹڈ کی عنایت سے فرزند خورم نے ابد فتح رات کے اجمیر میں آکر مجھ کو ایک لعل آبدار سا ہتھ ہزار روپیہ قیمت کا نذر کیا تھا۔

صفحہ ۱۲۵

واسطے نکلنے بعض کاروں کے خیال تھا میں نے ایک سہری شکر دار طلافی واسطے مرقع یعنی قسبہ منورہ خواجہ بزرگوار کے بنائی تاریخ ۲۰-۱۱ میں نے کو تمام پایا فرمایا میں نے کہ لجا کر وہاں کبھی کریں ایک لاکھ دس ہزار روپیہ میں تمام ہوئی تھی +

صفحہ ۱۳۰

دن شنبہ غرہ و یقین کو مطابق ۲۱ ماہ آبان کے چھ اسکے کہ پانچ گھڑی دن گذرا اجمیر میں اور ساتھ تصدیرت کے اجمیر سے اوپر رتہ فرنگی کے کہ چہار گھوڑے جوتے جاتے سوار ہو کر آیا۔

صفحہ ۱۳۰

تین برس پانچ دن کم اجمیر توقف کیا آبادی اجمیر کو کہ جگہ مقبرہ قبر کی خواجہ بزرگ اور حضرت خواجہ میلان الدین چشتی سجری رحمۃ اللہ تعالیٰ کی ہے اقلیم دوسری سے جانتے میں ہوا

اسکی اعتدال پر مشرق آسکا دار الخلافت اگر ہے شمال آسکا قصبہ ادلی جنوب آسکا صوبہ
 خیرات ہے اور مغرب آسکا ملتان ہے اور دریائے پور علیہ اس ولایت کی تمام ریختان
 آب و شوری سے زمین سے نکلتا ہے اور مدار کی کہتی کا باران پر ہے جاڑہ متدل تمام
 ہوتا ہے اور گرمی آسکی اگر ہے سے ملائم ہے اس صوبہ سے ۸۶ ہزار سوار اور تین لاکھ چار
 ہزار پیادہ و راجپوت وقت لڑائی کے نکلتے ہیں اس آبادی میں دو تال کلان واقع ہیں ایک
 نیل تال اور دوسرے کورتل تال ساگر کہتے ہیں نیل تال خراب ہے اور بند آسکا کھلا ہوا ہے
 آندہ دن میں حکم کیا ہے کہ آسکو بند کر دو اور آنا ساگر کو رہنے دو کوسلطے کہ ریات اتوال کلند
 بندرت سے اسپر ہوا یہ راج ہے تال بند کر ڈیرہ کوس اور پانچ غناب سچ آیام قیام کے
 نو مرتبہ زیارت روضہ منورہ مقدس حضرت خواجہ خواجگان بند گوار بناب معین الدین چشتی
 سحری رحمۃ اللہ علیہ کی مینے اور بندرہ مرتبہ تال پیکر کو گیا اور آٹھ مرتبہ چشمہ نوز کے دیکھے
 کو گیا اسپاس مرتبہ چشمہ کے شکار کو گیا میں بندرہ شیر اور ایک چیتہ اور ایک سیاہ گوش
 اور ستر نیل گاؤ اور پیش گوزن یعنی بارہ سنگے اور نو سے ہرن اور اسی تیسکو یعنی بد جانوں
 اور تین سو چالیس مرغابی شکار کئے مینے مقام دیورانی میں سات مقام ہوئے

صفحہ ۱۸۶

جب ابھیر شریفین پہنچے تو راہ کشت سنگ پیراجہ بہیم سنگہ مع بانو سوار کے ہمراہ آیا
 اجل طبعی سے مر گیا اور آسکے ہمراہی متفرق ہو گئے فقط بانو سوار ہزار پریشانی ہمراہی میں
 ہے اسواسطے یہ صلاح کی کہ کچھ دنوں پٹنہ میں جا کر گذر کرین اس راہ پر اجیر سے
 آگورا اور ناگور سے جو دہپور میں آئے۔

صفحہ ۱۹۸

ستر مین جمادی الاول کو وکب جاہ و جلال دار البرکت ابھیر شریفین خیمہ زن ہوئے
 تائین جد و نذر گوار خود روضہ منورہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی رحمۃ اللہ علیہ میں بیادہا
 لیا کر زیارت مزار انور سے مشرف ہوئے اور انہوں نے اقسام کی خیرات اور مہرا شمسے دامن
 مساکین و فقرا کے پرے اور ایک سی عالی سنگ مرمر کی بنا قائم کر کر کاری کران ایک

کو حکم ہوا کہ بہت جلد تیار کرین اور صوبہ اجمیر معہ پرگنات اُس رخ کے حسب خواہش سپہ سالار
 مہابت خان خاننمان کو جاگیر میں مرحمت فرما کر غازم دار الخلافت اکبر ابا دہو گراہ میں
 خان عالم اور مظفر خان ماموری و بہادر خان ازبک و راجہ حسین گد و ایراتے سنگہ و کن
 و راجہ مہارت بندیلہ و سید پھولکارین اور اکثر خدام درگاہ شرف یاب ملازمت ہو گئے۔
 ۲۶ جہادی الاول بلغ نور جہان و وقع سواد دار الخلافت اکبر ابا دہو میں نزول اہلال فرمایا

کتاب قبائل جہانگیری

خلاصہ اس کتاب کا یہ ہے کہ جلال الدین محمد اکبر شاہ کئی بار خواجہ حسا کی زیارت کی اور اسے اجیر پیادہ بنا لیا اور خواجہ صاحب کے بنائے اعتقاد رکھتے تھے۔ انہوں نے جو اجیر میں خواجہ صاحب کی اولاد کی تحقیقات کرائی تو شیخ حسین مورث دیوان حال کا دعویٰ اولاد کا ہے اصل نکلا اور خادم حسین درگاہ شریف کا بیان صحیح ہے کہ یہ اولاد خواجہ صاحب کی نہیں ہیں اور حقیقی وہ اسے خادم مولو نذر نیاز دی۔ ناگور کی طرف تشریف لینگے تو بادشاہ بیگم کو دانیال مجاور کے گھر چھوڑ گئے کہ ان کے مکان میں شاہزادہ دانیال پیدا ہوئے ان کے نام پر شاہزادہ کا نام رکھا گیا شیخ حسین مورث دیوان حال کا جہگڑا۔ ۳۳ سال بادشاہ کے رو بروٹ اور یہ ہی ظاہر ہے کہ شیخ حسین اولاد دختر خواجہ صاحب سے ہوئے دعویٰ دارتھے نہ اولاد ذکر سے ہوئے جیسا کہ حال میں دیوان اپنے آپ کو بیان کرتے ہیں یہ دعویٰ تحقیقات کے خلاف ہے مورث کے دعویٰ اور بیان کے خلاف ہے کیونکہ ان کے مورث شیخ حسین خواجہ صاحب کی دختر کا اولاد سے اپنا ہونا بیان کرتے تھے یہ اولاد ذکر سے کہتے تھے۔

نکاح قبائل جہانگیری مطبوعہ لاہور ۱۹۸۶ء خلاصہ ترجمہ اردو

صفحہ ۲۳۸

پیادہ رفق خاقان گیتی ستان از اگرہ زیارت روضہ فیض اساس
خواجہ معین الحق قدس سرہ العزیز در آن زمان کہ خاقان مملکت ستان
بانشین خلف بود ہوارہ بچیت طلوع کو کبے از باطن قبیسی موطن برگزیدہ
در گاہ حدیث امتداد ہمت میفرمود با جان بخش جہان آفرین عمد شدہ بود
کہ چون شاہد مقصود از بہان خانہ امیدم بملوہ گاہ شہود دند شکراں
عظمی از دار الخلافت اگرہ پیادہ تا اجیر شاد فتنہ زیارت روضہ خواجہ معین الدین

پیشی قدس شہسہ العزیز اور اکہادت و اوراک سعادت فریاد بنام

نذر روز جمعہ ہم آبان ماہ الہی و الفی دوازدهم شعبان قدم شہسہ

تہمت بنادہ مرعلکہ پیا یاد یہ شوق گردیدند و مسافت منزل و ازودہ

کرودہ - قدر شد و روز ہفتدم بروفہ مشورہ سعیدہ و رور و سعادت اتفاق

اتنا و پوجین اغلاس بران آستان ملک مظانہ بنادہ مراسم زیارت و ازادہ

عبادت بقدمیر سائندہ و بعد از فراغ زیارت بخیرات و بہارت برداشتہ متعلقہ

ہو شفی آن روضہ قدسیہ و سائر مستحقان ایشرات سحاب مکرمات سیرا بسید

مکرہ بسیدند و چون ہر سالہ مبلغی گرانندہ برسم نذورات مقرر بود کہ از خزانہ عمار

و اصل متولیان آن روضہ قدسیہ شود و درینہ لاجر نش رسید کہ جمعی کہ بمنصب

تولیت شرفا اختصاص از مخصوص شیخ حسین کہ دعوی فرزند ذی اشعرت

مینمایا کثیران مبلغ راستہ فر شدہ بفقرا و مساکین پانچہ پانچہ پردازد و

بہذا ابیات تحقیق شد کہ دعوی فرزند ذی اشعرت اصل نذر و لاجرم تولیت

آستان آستان فیتہ شیخ محمد بخاری کہ از اکابر سادات ہندوستان

بناک ذاتی و خوش صفاتی آراستگی و شدت تقویش یافت کہ در ترویج

متر آن بقعہ متبرکہ و تمہیر بناسے خیر و اجرائی و طایفہ مراعات خاطر

مستحقین و بیمار حال فقرا و مساکین مساعی جمیلہ بقدم رساند و در رکبت ہوا

ساعت خیر اشاعت فلان برایت بدار اختلافات دلی احوطان یا

کہ زیارت مراد او نہا ہ نظام و مشائخ کرام کہ در ان سعادت ہودہ

شاہان کو حضرت اکبر شاہ
نہایت کے واسطے روانہ
ہوئے کہ ادن میں اجیر
اور مراسم زیارت کے ادا
کئے حضرت کو سب کچھ دیا
کہ اسودہ ہو گئے۔
ہر سال بہت روپیہ برسم نذر
اکبر بادشاہ اجیر ہوتے تھے
کو بیان کے لوگوں کو نصیب
ہوتے ہیں جب بیان ہے
تو معلوم ہو کہ شیخ حسین جو
دعوی اولاد حضرت خواجہ
صاحب کرتا ہے بہت سا
روپیہ انہوں سے کہا جاتا
تھا اور یہ تحقیقات کو
معلوم ہوا کہ اسکا اولاد
دعوی ہے کہ اصل حسین
ہے اور رکبت ہوا
تولیت سے موقوف کر کے
جمع محمد بخاری کو اسکی جگہ
مقرر کیا کہ وہ وظیفہ جاری
کرتے اور شیخ اکبر
کرتے اور فقروں اور مسکینوں
کی خبر گیری میں نہایت کوشش
کرتا ہے

حصہ ۲۲۲

واروہ کی گیبان پونی کوچ بکون متوجہ ابمیر شہ روز شنبہ یازدہم
غزہ بیج الاوکل بنیہ فیض اساس نزول بر کب عالی اتفاق افتاد
و بعد از مراسم زیارت دوازہم خیرات و بہارت استمداد بہت از طریق سی

ان بگزیده در گاه حدیث نموده عنان غزیت مستقر خلافت انصاری
یافت .

صفحه ۲۲۴ تا ۲۲۵

ز غزو بسعادت روز و شنبه نوزدهم شهر یورماه الهی موافق سبت و در
ربیع الثانی پای دولت در رکاب جهان ستانی آورده از خطه فیض
اجمیر متوجه پتخیر گجرات شدند چون موکب اقبال بحوالی ناگور رسید
نویز ولادت فرزند سعادت پدید آمد که در ضمن ایشانت فتح فیروزی بود
افزای خاطر اولیای دولت گردید ولادت شاهزاده و نیاز
چون موکب جهان کشا از اجمیر نرفت اقبال فرمود یکی از پیردگیان
سردق عصمت را که خالص موکب دولت بود بنا بر تعین نقل و حرکت
خانہ شیخ دانیال که از متعبیان روضه جنبه صلاح ظاہری و صفائی
استیاز داشت گزاشتند در حوالی ناگور نوید ولادت شہزادہ عالی نژاد
مشرافزای ناظر قدسی مطلق برگردید بعد از انقضای چهل و یک و دقیقہ
از شب سبت و ہفتم شہر یورماه الهی موافق چہار شنبہ دوم جمادی الاول
نہصد و ہفتاد و نہ ہجری قدم برسد بود بنا دان نو نہال گلشن خلافت
بناسبت ہننامی شیخ دانیال سلطان دانیال موسوم شد .

صفحه ۲۶۱

دور خدای این حال و رود موکب اقبال بدارالبرکہ اجمیر اتفاق افتاد
و بعد از فرغ لوازم زیارت و نیاز مندی بحیرات و میرات پرداختہ برآ
غزیت مستقر خلافت برافراشتند و در ساعت مسود و مختار و اول
نچور پور و موکب نصیر رونق اسمانی یافت .

صفحه ۲۶۳

در پانز ہمزاد شنبہ در خطہ فیض ہاسن اجمیر و رود موکب اقبال اتفاق

سبب حضرت اکبر بادشاہ
اجمیرت ناگور شریفی
بادشاہ بیگم شیخ دانیال
کے گجرین کہ وہ در گاہ
متعلق من سکتے اور
صلاح ظاہری و صفائی
ہلنی کی استیاز رکبتے
چوڑ گئے پیچھے
بیکم کے شہزادہ پید ہوا
شیخ دانیال مجاور کے
نام پ شہزادہ کا نام
دانیال رکھا

افتاد و بعد از فراغ لوازم زیارت و نیازمندی آخرهای روز بر کوه
جهان نوز و سوار شده گرم شتاندند.

صفحه ۲۰۱

رایات عزیمت به دارالبکره اجمیر برافراشتند و چون با جمیع نزلان
اتفاق افتاد بروضه عالیه خواجه معین الدین حبشی قدس الله سره العزیز
تشریف لوازم زیارت و مراسم داد و پیش بقدر رسانیده نقد آرد
و روان محتاجان عرصه خاک رنجیدند.

صفحه ۲۰۵

توجه اشرف اقدس زیارت روضه علییه معینیه چون

محاصره قلعه چینه و تسخیر ولایت شرقیه بامتداد انجامید و پیشگاه خاطر
قدسی مطهر چنان بر تو افکند استلح عقد ایمراد مساعی اولیا دولت
صورت پذیر نیست ناگزیر رسد ممالک کشا پورش ممالک شرقیه تقسیم
یافت چون غافان ستوده خصال تحصیل این قسم مقاصد عالی نخست
از باطن قدسی و وطن بزرگانین استداد و همت فرمود و قدم در راه تقصیر
می نهاد اجرم روز سه شنبه غره سفندارند ماه الهی موافق شانزدهم شوال
نهفت عالی ایصوب اجمیر اتفاق افتاد و در تقصیر نوده میرزا آقو که به
ایلغار از گجرات رسیده بی سعادت استنان بوس انفج گرید و آنحضرت از
کمال بنده نوازی قدسی چند بیان میرزا رفته باین جهت خاص پایه عزیمت
در از بنگلان بر فراختند و بشت بیستم اسفندارند ماه الهی حوالی اجمیر

سات کوس پیاده حضرت
اکبر بادشاه اجمیر که او
زیارت کر که مجاوران
درگاه کومالا مال کیا

منیم بارگاه اقبال شد و روز دیگر از هفت گروهی آن دارالبکره چنانچه
آمین آن شهسوار عرصه صلت و معنی است قدم فلک سالی را عبارت نوده
نیاز ساخته زیارت روضه منوره توجه فرمودند و آخرهای و زبان
علا بر رسیده لوازم زیارت و مراسم نیازمندی بجا آوردند و ارباب احتیاج

وسا ابرئیسویان و مجاوران آن سده سدره مقام بر شتابت جواب بگرفت
سیراب امید گردانیدند +

صفحه ۲۸۶

غزیت طواف مزارات مقدسه دہلی و اجمیر پیش بناوہ خاطر ششماں
گردید و از ہمان منزل گره را دست چپ و شستہ متہ چہ دار البرکہ دہلی
شدند و دوران سفر سعادت لوازم زیارت و نیاز مندی شہر اعظم ہند
تبقدمیرسانیدہ و مجاوران آن بقاع مقدسه و سایر عتبات جان آہنہ در دست
و تصدقات پیرہ و در ساختہ سبحان بکرمت غبار احتیاج از چہرہ حال
فقرا و مساکین پاک شستہ و از راہ نارواں تصد زیارت بروند
میںہ توجہ نشدہ بصر ماں اجمیر شدند +

ایضاً

و موکب گردون سر مبارک و فیروز بی دار البرکہ اجمیر نروال قبائل فرمود
و خاقان بھر نوال مراسم زیارت و نیاز مندی تبقدمیرسانید و مجاوران
وسا ابرئیسویان را بہ انعامات و ادراعات پیرہ و گردانید +

ایضاً

و حکم شد کہ از دار البرکہ اجمیر تا مستقر خلافت در ہر کردہی چاہی بختہ
و سناری بختہ علات کردہ اساس بنند و سراپای سنار را بشا خاں
نہو کہ درین راہ شکار شدہ زینت بخشند +

صفحه ۳۰۲

توجیہ تخریفات زیارت روضہ معینیہ چون قرار داد خاطر سہی طائر پیشینہ
ہبت عالی با ترحمان است کہ ہر سالہ زیارت مزار قاضی الانوار حضرت فوجہ
میں الدین و الحق توجیہ فرمودہ از باطن قدسی موطن آن برگزیدہ در گاہ
ایزدی ہند و ہمت نمایند و باین وسیلہ مستحقان و محتاجان و گوشہ نشینان

حضرت بلال ابن محمد
اکبر بادشاہ غازی اجمیر
فنے اور زیارت کر کے
مجاورون کو بہت کچھ دیا

حضرت اکبر بادشاہ نے حکم دیا
کہ اجمیر سے اگر تک ہر
ایک کو بیچ بختہ کوئے او
ایک مندرہ بناوین او
اسیرین کا سنگ نصب
کردین -

آن بقعه شریفین را بر شحات سحاب مکرمیت بیابانیه گردانید لاجرم
درین هنگام نهفت موکب عالی بدان صوبه اتفاق افتاد و منزل منزل
شکارگت آن تشریف برده بقبا بیله و در آن یک منزل پیاده روی نیازبان
استان ملاک مطاف بنام و نزد بعد از فراغ زیارت همان روز مبلغ دهم
رومیه بجاران و ملتزمان آن بقعه متبرکه تقییم فرمودند +

حضرت جلال الدین تبرکات
بادشاه زیارت کو آمدند
و در دس هزار روپی
عجاورد نکو دادند

صفحه ۳۰۸

توجه آنحضرت بدارالبرکه اجمیر درین هنگام که نوید فتوحات عظیم از اطراف
ممالک بسامع غزه جلال رسید و خاطر قدسی مطابرا از غضب و ولایت شک و
ببار و اپردخت بخت آوا شکرد و سپاس این موبیت و بقیات نهفت عالی
روضه مشوره حضرت خواجه مین الحق والدین قدس مدینه و لغزیز اتفاق
افتاد +

صفحه ۳۱۶

نهفت موکب خاقان فلک سمری زیارت ^{شاه} و علیهم
درین هنگام که دارالسرور فتح پور بانوار شکوه خاقان سکت بر آئین محمود و جلال
روی زمین شوق زیارت روضه مبینیه از مشرق خاطر خورشید مآثر نور
روز بادیست دووم شهر هوز ماه الهی نهفت عالی از مستقر اورنگ ملک
محبوب دارالبرکه اجمیر اتفاق افتاد +

صفحه ۳۱۶

چون موکب گردون مشیر بهار الفیوض اجمیر ورود سعادت فرمود بدستور
یکمتر پیاده شده روی نیاز زیارتش آوردند دست بریا نوال باد و نذورات
تصدقات بر کرده مستکفان آن بقعه و متوطنان آن بلده را سیراب میدگردانند

صفحه ۳۲۲

ایلغار فرمودن شاه سوار عربیه مهت بصوب اجمیر

نه اسکندریه و در حرم فرزند
 او در وقت نماز کمر ستودگی
 عبده اسکودیا +

اقبال باید خشت و باین غزیت صائب بتاریخ دوم شهر شعبان هزار است
 و دو سده هجری مطابق و چهارم شهر پوره ماه سال ششم از مبلویش
 آیات اقبال بدان صوبه ارتفاع یافت و چون دارالاکبره اجیه عمل و مرد
 موکب سعود گشت بعد از فراغ زیارت رودنده معینه در شمارتی که مجدد
 امدادش یافته بود نزول سعادت ارزانی فرمودند

صفحه ۵۳۵

و چون نزول موکب اقبال بدارالاکبره اجیه اتفاق افتاد

صفحه ۵۳۶

درین سال نقیب خان بچو ارجمت اینردی پیوست نامش مرزا
 غیاث الدین علی است پدرش میر عبداللطیف سیفی فروتنی و افاضان
 جلوس حضرت عرش آسمانی انار الله برمانه با اولاد و احفاد هندوستان
 آمده و در سلک ملازمان عتبه خلافت منتظم گشت نیز اهل سعادت و
 ارباب عزت بوده و نقیب خان در قلم حدیث بسیار سهای رباعیات
 وانی از یکتا بان روزگار بود میتوان گفت که در فنون تاریخ و ادبی
 مثل نقیب خانی نگذشته و در خدمت عرش آسمانی انار الله برمانه
 نسبت قوی داشت حکم اشرف شمس گل بند خواجه معین الدین شیخی
 در فن آن عاقبت محمود و مقرر گشت +

کتاب سفینة اولیا

غلام اسکا پست کہ وارا شکوہ بادشاہ اجمیر میں پیدا ہونے عرصہ تک اجمیر رہا اور کئی بار زیارت کونستہ اجمیر اور درگاہ کے حالت بخوبی واقف تھے۔ بادشاہ شاہخاوم حسان کا بی ذکر لکھنا۔ دیوان کا یا ان کے اولاد ہونیکا کہیں ذکر نہیں لکھا۔

اتحاد سفینة الاولیاء مطبوعہ مطبعہ سید احمد علی گڑھی کراچی ۱۹۵۳ء
صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۱ خلاصہ ترجمہ و توضیح

صفحہ ۱۶۰ تا ۱۶۱ حضرت خواجہ معین الدین حسی رحمت اللہ

مولد اصل ایشان سجستان است و نشوونما دریا خراسان نام پدر بزرگوار ایشان
خواجہ غیاث الدین حسین است کہ از سادات حسینی بوده اند مرید شیخ عثمان مارونی
بودہ اند و درین دستان نیز سلسلہ شریفہ حضرت حسیہ ایشانند قدس اللہ تعالیٰ
شیخ عثمان مارونی میفرمودند کہ معین با محبوب خدا در نخر است بر مرید ہی او
و قطب وقت و صاحب تصرف دین انوار معرفت و شرف انقلب زبده مشایخ
اجل و قدوہ اولیاء اکمل بوده اند اہل ہند را در آراءت عبادت ایشان
بودہ و در جمیع معلوم ظاہری و باطنی یگانہ زمان بوده اند کرامات و خوارق
عادات عجیب و غریب کہ از ایشان بظہور آمدہ زیادہ از بیان است گویند کہ چون حقیقتاً
ایشان را توفیق توبہ کرامت فرمودہ املاک اسباب بنور ارض درویشان
نمودہ متوجہ ہنرمند و بنام باشند و در انجا حفظ قرآن مجید کسب علوم نمودہ و انجا
اہل عرف عواقب عزمت کردند چون بقصبہ مارون کہ از نواحی نیشاپور است
رسیدند حضرت شیخ عثمان مارونی را ملازمت نمودہ بہت سال در
خدمت شیخ بودند حضرت خواجہ در سیاحتی کثیری از مشایخ کبارہ دریافتہ اند و انجا

به عیبت حضرت غوث الثقلین رضی اللہ تعالیٰ عنہ در بیلان سیدہ نجات سفت
 روز بیست و یکم بود و انواع نواها بود و اندر شیخ الدین کبری را در سجاد و خواجہ یوسف
 سیدانی و بھار شیخ ابو سعید تبریزی را و تبریز شیخ حسین بخانی را در لاهور دیدار
 و از بلخ به لاهور آمدند و از آنجا بدلی و از بدلی با میرفتہ قتلین شد و اندر جمیع در
 و کفار بیکت قدرم ایشان بکثرت سلام شدند و جماعت که مسلمانان بود
 فتن و بیاری غیرت ایشان سیرت نمودند سبزه کفار یک در آن نواحی اندر زیارت
 ایشان می آیند و میل با بجا و این روضہ منورہ میگذرانند و ولادت حضرت خواجہ
 در سال الف و سی و هفت و آن است ایشان روز و شنبہ ششم ماه ربیع الثانی
 ششصد و سی و سه ہجری بود و بر و رانی سیم زدی از ہجرت سال مذکور توالت الراجح است
 و این از ملت بر پیشانی حضرت خواجہ نوشتہ یافتند کہ هذا جدیب اللہ مات
 فی حبیب اللہ و عمر ایشان از مشایخ ہند و ستان ششم جب میگذرد و در ہین
 از لڑان میجوائب مسلمان و کافران خاص و عام از راه گاہ و جمیع و کثرتی کہ عدد
 آن از ہزاران بیش است ہر سال ہر روضہ مستبرکہ ایشان رفتہ مانا فریشوندہ ہر عمر
 شریف کیف و چہار سال و تیر حضرت خواجہ در دارالاسلام اجیرت و این فقیر خندہ
 مرتبہ زیارت آن روضہ منورہ شرف گشتہ و این میر شہرست پرفیض و پرنور و خواجہ
 زبہ ہوا متصل بالابی غایبم کہ بچہ دریا محیط است و نام آن ساگر تال ہنادہ
 واقع شد و ولادت این فقیر و خطہ اجیر بالاساگر تال روی دارہ و رسلخ
 نصف شب و شنبہ سال پنجم و سبت و چہار ہجرت جون در خانہ وال را ہجرت
 فقیرتہ صبیہ شدہ بود پس نیشہ بسن مبارک آنحضرت با سبت و چہار سالگی
 بود از رو عقیدہ و اخلاص کہ آنحضرت با نسبت کعبیت خواجہ دستہ ہزار
 نزد نیاز و خوت پسنوہ نہر بیکت ایشان حق تعالی این اکثرین ہزار بود را بود
 آورد امید کہ توفیق نکو کاری و رضامندی خود و دوستان خود نصیب گشتہ
 آمین یا رب آمین

سبب سبب گوت خواجہ ہرگز
 کی زیارت کے واسطے آج
 ہزاروں ہجری روضہ منورہ
 ہزاروں گونہ روضہ منورہ
 جب کہ ہینے میں سبب طروت
 مسلمان و غیر مسلمان دور
 دور کے ہزاروں ہزار ہر سال
 روضہ منورہ کہ ہر جمع ہوتے
 ہزاروں گونہ روضہ منورہ
 ہزاروں گونہ روضہ منورہ
 ہزاروں گونہ روضہ منورہ

کتاب پیرالتاخرین

اس کتاب کا خلاصہ یہ ہے کہ جب کبیر یاوشاہ اہمیر میں زیارت کو آئے خادم صاحبان درگاہ کو نذر
نیاز دی۔ جب شاہجہان بادشاہ آئے۔ دس ہزار روپیہ خادم صاحبان کو دئے۔ جب عالمگیر
آئے پانچ ہزار روپیہ خادم صاحبان کو دئے۔ غرض میں بادشاہ نے ذکر لکھا ہے خادم صاحبان
ہی لکھا ہے۔ دیوان یا اولاد کا کچھ ذکر ہے تحریر نہیں کیا۔

کتاب پیرالتاخرین جلد اول مطبوعہ لکھنؤ ۱۲۸۲
تخریب خلاصہ و طرز

صفحہ ۱۸۶

یوں کبیر یاوشاہ علی سخی باخواجہ حسین الدین شہتی ہو و فرار آن بزرگوار متصل شہر اجمیر
آئے عید کردہ ہو کہ نگاہ ایند وقتاً اور فرزند عطا و مایہ زیارت مرارش پیا و با قطع منت
نمایہ بعد از او شاہزادہ سلیم اکبر یا ایفا عہد از پنج پور سیکری تا اجمیر کہ مفت منزل
و منزل و از وہ کر و تہ پای یادہ طی منت نموده مراسم زیارت تقدیر سائند

صفحہ ۱۲۳ جلد اول

خواجہ حسین الدین حسن پور عینا شادین حسن از سادات اہلسنی حینی اور در الی انصاری وقت
و قصبہ سحر از و آجستان ہزار در پانزویہ لگی ہزار پنجالی شد و ایریم قندوز را از
الی بوزگان بویہ و نظر افشا و برق استوخی و خرمین دستگیریا و زرد و جوبجوفی ر ہنون
شد و ہردن کہ وہ آرتینا پر صحبت خواجہ عثمان شہتی رسید و بریاضت گری برت
و خرقہ خلافت یافت سپس در تگاد و بطلمی برآمد و از شیخ عبد القادر
و بسیار بزرگان فیض اندوخت و در سال کہ معز الدین سام علی برگرفت انجا
رسید و بگا شغل گزینی باجمیر شد و فرادان چراغ بر فروخت و از دم گیری او گرو

گروه مردم پیرہ برگرفتند روز شنبه ششم ماه رجب سال شش و سی و شصت
تقدیر خرامش نمود و در دامنه کبسان خواجگاہ شد و امر وزیارت گاہ خورد و بزرگ

صفحه ۲۶۵

احوال سال ہم مطابق سنہ ہزار و چہل و شش ہجری

ہفتم رجب باو شاہ نہفت باجمیر نمود و در دولتماندہ ساحل تالاب اناساگر
نزول اقبال فرمود و از دولتماندہ تانرا خواجہ بین پیادہ پارفتہ مراسم زیارت
تقدیر پیرایند و دہ ہزار روپیہ بخند ہزار عنایت شدہ و مسجد کہ در ایام ہجرت
از خیمہ عقب روضہ سب الحکم بنای آن گذشتہ بود و پس از جلدش
بصرت چہل ہزار روپیہ با تمام رسید شریف از زانی و ہشت مطرح اہل آن
شد مسجد شاہ جہان تاریخ بنای آن یافتہ اند و درین سال خاندوران و
سید خانبہان بہر و باضافہ ہزار میوات و ہزار سوار بمنصب چہنزاری و چہنزاری
مزارعتار یافتند و بیستم شعبان بدار الخاندانہ اکبر آباد و در فیض نمود شد

صفحه ۲۸۴

حال شاہ جہان باو شاہ سال ست و شصتم مطابق سنہ ہزار و شصت

و چہار ہجری

درین سال بخطہ فیض آباد و اجمیر نہفت رایات شاہی شدہ

صفحه ۳۲۱

ذکر جنگیدن عالمگیر با وارا شکوہ

عالمگیر شکر خداوند قدیر سجا آورده از گشتہ شدن شیخ منیر کہ نہایت مخلص بود
بسی دلگیر شد و حسب الامر لعنہ اورا شاہ نواز خان مرحوم با عزاز و احترام
پرداشتہ در مزار نواجمین الہ بن جہتی مدنون کردند و صلح جہادی لاکھ
بطرات مزارند کور رفتہ پنچ ہزار روپیہ لعلہ انجا انعام فرمود و بر تالاب
اناساگر در عمارات باو شاہی منزل نمودہ

شاہ جہان پادہ پانچ
رجب کو اجمیر لکے اور
تالاب اناساگر پر دولت
باغ میں قیام فرمایا۔
دولتماندہ سے درگاہ تک
پیادہ پالکے اور زریا
کر کے دس ہزار روپیہ
خادمونکو دئے +

عالمگیر شاہ وارا شکوہ
کر کے صلح جہادی لاکھ
زیارت کے واسطے درگاہ
آئے اور پانچ ہزار روپیہ
یہاں تک عملہ یعنی خادمونکو
دئے اور اناساگر پر
ڈیرہ ہوا

تاریخ ہند

خاصہ اس کتاب کا پہلا حصہ ہے کہ حضرت جلال الدین محمد اکبر بادشاہ حضرت خواجہ صاحب سے
نہایت اعتقاد رکھتے اور چشتیہ خاندان میں مرید تھے اور مرتے وقت کتاب

قیمت ہے +

انتخاب تاریخ ہند مطبوعہ مطبع سنہ

اکبر کا مذہب صفحہ ۶۵۲

دینداری اور خوش اعتقادیکہ و ریاجوش میں آیا لاکھوں روپیہ درگاہوں میں خریدا
فقرا کی خدمت بہت کچھ کی قبروں کی زیارت سے شرف حاصل کیا۔ اجیر شریف لہی
د مذہب پیادہ پا گیا۔ خاندان چشتیہ میں مرید تھا۔ اور اعتقاد اسی سے رکھتا تھا جبکہ
میں جاتا تو یامعین یا معین خود نعرہ مارتا اور اپنے لشکر سے ہی کہلاتا اس میں یہ صفت
ایہا م تھی کہ خواجہ معین الدین چشتی کے نام میں ہی لفظ معین تھا +

اکبر کی وفات صفحہ ۶۴۰ تا ۶۴۱

اب جہانگیر باپ کی خدمت میں گیا اور جو اس وقت حال گذرا اسکا یہ بیان وہ لکھتا ہے کہ
باپ نے مجھے بہت پیار کیا۔ اور یہ فرمایا کہ امرا اور وزرا اس کمرہ میں جہان میں پڑا ہوں بلوائے
جاوین۔ اور مجھے یہ ارشاد کیا کہ میری مرضی نہیں ہے کہ تیرے اور ان دو تختوں ہوں کے
درمیان ناپاکی ہو جنہوں نے برسوں میرے ساتھ تختیں اٹھائیں اور تختیاں جہلیں میں
اور میری شان و شوکت کے کاموں میں ہمیشہ وہ مدد و معاون رہے ہیں جب میرے جمع ہونے
تو اٹھی طرف مخاطب ہو کر یہ فرمایا کہ اگر بھولے سے میں نے کوئی خطا تمہاری کی ہو تو تم اسکو
معاف کرو جب میں نے یہ حال دیکھا تو میں باپ کے قدموں پر گرا۔ اور زار زار رو یا پر میری

طرف اشارہ کیا کہ اس تلوار کو باندھو اور میرے سامنے باو شاہ بیٹو۔ اب کچھ بادشاہ نے
 سنبھالا لیا کہ پہر جیا نگیر سے کہا کہ تمام خاندان کی عورات کی خبر لینا۔ اور میرے پاس
 رفیقوں اور دوستوں کو نہ بھوانا پہر روز چہار شنبہ وقت شب ۱۳ جمادی الاخریٰ ۱۳۱۳ء کو
 ایک بیٹے مولوی کو بلا کر کلید شہادت کنی دفن پڑا اور جتنے مسلمانوں کی طرح اس دنیا
 سے سدھارا اور سکندرہ نین جو اگرہ کے قریب ہے دفن ہوا عمر تریسہ سال اور مدت
 سلطنت اونچاس سال آٹھ ماہ ۶

تمت تمام شد

آخری / گزشتہ شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعار
رہی تھی مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
حیورت میں ایک آنہ یومیہ ذیرانہ لیا جائے گا۔
